6713-کام کاج کے لیے لمبی مدت تک خاوند کے باہر جانے کی صورت میں بیوی کو گھر میں چھوڑنے کی مشکل

سوال

کیا گھر میں بیوی کو چھوڑنا اور اسے یہ کہنا کہ میرے بغیر تو گھر سے نہیں نکل سکتی، غلط ہے ؟

میں دن میں پندرہ گھنٹے اور ہفتہ کے ساتوں دن کام کرتا ہوں اور وہ گھر میں اکیلی بور ہوجائے گی، تین ہفتوں کے بعد مجھے ایک دن کی چھٹی ملتی ہے وہ بھی جب میرا نصیب ہو۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

1- بلاشک دنیاوی زندگی میں خواہشات بہت ہی
زیادہ ہیں، اور انسان کو گمراہ کرنے کے لیے شیطان مختلف انواع واقسام کے طریقے
استعمال کرتا ہے، اس لیے خاوند پر واجب ہے کہ وہ اس میں احتیاط سے کام لے، اور اللہ
تعالی نے اس کی بیوی اور اولاد کے بارہ میں اس پر بہت ہی اہم ذمہ داری ڈالی ہے،
اور ان کی حفاظت وتربیت کا معاملہ بھی اسی کے سپرد کیا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے بارہ میں کچھ اس طرح فرمایا :

(تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور اسے اس کی رعایا کے بارہ میں سوال کیا جائے گا۔۔۔
آدمی اپنے گھر کا راعی اور ذمہ دار ہے وہ اپنی رعایا کے بارہ میں جوبدہ ہوگا، اور عورت
بھی اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اسے بھی اپنی رعایا کے بارہ میں جواب دینا ہوگا
) صحیح بخاری حدیث نمبر (893)۔

2- اور یہ بھی یاد رہے کہ عورت بھی ایک گوشت اور خون سے پیدا شدہ بشر ہی ہے،
پرفتن قسم کے لوگوں کو دیکھ اور ان کی سن کر وہ بھی متاثر ہوسکتی ہے، اس لیے یہ ضروری
ہے کہ خاوند اسے بھی اپنے ذہن میں رکھے، اور غلط قسم کی اثرانداز ہونے والی اشیاء
سے اسے بچاکر رکھے اور اسی طرح شر و برائی والی جگھوں پر لے جانے سے بھی بچائے۔

3- مسلمان خاوند پر ضروری ہے کہ وہ صرف دنیا کے لیے ہی نہ زندگی بسر کرے اور ایک
گونگی اور بے حس مشین اور آلے کی طرح کام میں جتا رہے، اگرچہ مال کی خواہش بہت ہی

زیادہ ہوتی ہے ، لیکن جوچیز اللہ تعالی کے پاس ہے وہ زیادہ بہت اورباقی رہنے والی ہے ۔

لھذا اسے یہ کوشش کرنی چاہیے کہ کم وقت والا کام کرے اگرچہ اس میں اسے اجرت کم ہی حاصل ہوجب وہ کم اجرت اس کے لیے کافی ہواوراس کی ضروریات زندگی پوری کرتی ہو تاکہ وہ اپنے بیوی بچوں کے لیے بھی وقت نکال سکے اوران کا خیال اورتربیت کرسکے ۔

4–اتنی دیرتک عورت کوگھرمیں اکیلا رکھنا مناسب نہیں ، الا یہ کہ اگر بیوی کے لیے اس کے بدلے میں کوئی ایسی چیز ہوجوخاوند کے غیاب کا عوض بن سکے ، مثلا اسلامی تعلیمات اوردینی تعلیم کا حصول وغیرہ ، اوراسی طرح ایسے لوگوں (عورتوں) کے ساتھ اکٹھے ہونا جوخیر اور بھلائی کے کام کرنے کی ترغیب دلاتے ہوں ۔

اور بیوی کویا تواکیلا گھرمیں چھوڑدینا یا پھر کسی گیم وغیرہ کے لیے یا ٹیلی
ویژن کے گندے پروگرام دیکھنے کے لیے اوریا پھر غلط قسم کے پڑوسیوں کے ساتھ یا پھر بری صحبت میں چھوڑدینا بہت ہی بری بات ہے اورناجائز ہے ، اوراس طرح کے کام میں زیادتی کرنے والے اپنے رب کی ملاقات (موت) سے قبل ہی اس کا انجام دیکھ لیتے ہیں ۔

5– عورت کا گھر سے خاوند یا پھر کسی محرم کے بغیر نکلنے کے بارہ میں گزارش ہے کہ اگر راستہ پرامن ہواورجہاں وہ جارہی ہے وہاں کسی قسم کا خطرہ نہیں ، اورعورت پر بھی بھروسہ ہے کہ وہ غلط کام نہیں کرے گی تواس کے پھر خاوند یا کسی محرم کے ساتھ جانے کی شرط نہیں ۔

لیکن یہ یادرہے کہ سفر کے لیے محرم کی شرط ہے یہ ضروری نہیں کہ شہر میں جہاں کہیں وہ جائے محرم بھی اس کے ساتھ ہو، لیکن اگر تھوڑی سی مسافت میں بھی فتنہ اورفساد ہے توپھر اسے اکیلی نہیں جانا چاہیے بلکہ یا تووہ خاوند کوساتھ لے یا پھر کسی ایسے محرم کوجواس کی حفاظت کرے اوراس کوفتنہ وفساد سے بچا کررکھے ۔

6–کفار معاشرے اوران کے ممالک میں مسلمانوں پرضروری اورواجب ہے کہ وہ اپنے آپ اوراپنے اہل وعیال کی حفاظت وحمایت کی کوشش کریں مثلا کچھ مسلمان مل کرایک بلڈنگ کرایہ پر حاصل کریں یا پھران کے گھرایک دوسرے کے قریب ہونے چاہییں تاکہ اہل وعیال کے لیے ایک اسلامی فضا اورماحول تیار ہوسکے ، اوران کی حفاظت بھی ہو۔

اور پھر اس سے ایک مسلمان عورت کو اچھی اور صالحہ عورتوں کی صحبت بھی حاصل ہوگی جس سے وہ خاوند کی غیر موجودگی میں اپنے آپ کو تسلی دے سکے اور ان سے مستفید بھی ہو سکے گی ۔

ہم آخر میں اللہ رب العزت سے دعا گو ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولادوں کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنا ، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرما ، آمین یا رب العالمین ۔

واللہ اعلم .